از عدالت اعظمیٰ

مہابیر گوپ

بنام

ریاست بہار

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔سبّا کاؤاور جے۔آر۔مدھولکر، جے۔)

فیصلے کی تاریخ:4 مئی 1962

مجرمانہ قانون-زندگی کا مجرم تعمیری قتل کا مجرم سزائے موت-قانونی حیثیت-انڈین پینل کوڈ، 1860(1860 کا ایکٹ45)زیر دفعہ 8-34 ،149،302،303،

اپیل گزار پر گیارہ دیگر افراد کے ساتھ الزام عائد کیا گیا اور ایس ایس کے تحت دفعات302 ,147 جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ 34 انڈین پینل کوڈ ساتھ ساتھ پڑھیں۔استغاثہ نے الزام لگایا کہ بارہ افراد نے خودان کوایک غیر قانونی اجتماع میں تشکیل دیا اوراپنے مشترکہ مقصد کے مقدمے میں مہلک ہتھیاروں سے لیس فسادات کا ارتکاب کیا جس میں چیف ہیڈ وارڈراور چوکیدار پرحملہ کیا گیااور مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں کچھ اراکین چیف وارڈرکی موت کا سبب بنے۔چونکہ اپیل کنندہ عمرقید کی سزا سے گزر رہا تھااس لیے اس پرمزید الزام عائد کیا گیا۔دفعہ 303 اس کے خلاف ہندوستانی تعزیرات ہند۔ٹرائل کورٹ نے تمام ملزموں کوان جرائم کے لیے مجرم قرار دیا جن کے لیے ان پرالزام عائد کیا گیا تھااور دفعہ 303 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے اپیل کنندہ کوموت کی سزا سنائی گئی۔

اس کے بعد اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اوراس پر عائد سزائے موت بھی ہائی کورٹ کو بھیج دی گئی۔ہائی کورٹ نے سزائے موت کی توثیق کی اور اپیل کو خارج کر دیا۔موجودہ اپیل اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی تھی۔

اپیل میں اہم دلیل یہ تھی۔ دفعہ 303 صرف اس معاملے پر لاگو ہوسکتا ہے جہاں کوئی شخص عمر قید کے دوران خود قتل کا ارتکاب کرتا ہے اور دفعہ 34 کے تحت تعمیری ذمہ داری کا سہارا لیے بغیر دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔

قرار دیا گیا: کہ اگر دو یا دو سے زیادہ افراد پہلے سے طے شدہ منصوبے کی پیروی میں اجتماعی طور پر کام کر رہے ہیں تو وہ جرائم کا ارتکاب کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ 34 قدم اٹھاتے ہیں اور یہ فراہم کرتے ہیں کہ ایک کے ذریعے کیے گئے عمل کے لیے دوسرا اسی طرح ذمہ دار ہے جیسے کہ یہ اکیلے اس نے کیا ہو۔ یہ کہ دفعہ 34 کے تحت مقرر کردہ اصول کا اثر ہونے کی وجہ سے اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے کہ جہاں کسی شخص کو دفعہ 302 / 34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے قتل کا جرم کیا ہے۔ پوزیشن کوئی مختلف نہیں ہوگی یہاں تک کہ اگر اپیل کنندہ کو تحت سزا سنائی گئی ہو۔ 302 /. 149 دفعہ 303 ان صورتوں میں بھی لاگو ہوگی جہاں عمر قید کی سزا پانے والے شخص کو دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت یا دفعہ کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا جاتا ہے اور دفعہ 149 کے ساتھ پڑھیں۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1962 کی فوجداری اپیل نمبر 76۔

1961 کی فوجداری اپیل نمبر 118 اور 1961 کی موت کا حوالہ نمبر 2 میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 22 دسمبر 1961 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزار کے لیے ایم۔ ایس۔ کے۔ شاستری۔

ڈی پی سنگھ اور ڈی گپتا، مدعا علیہ کی طرف سے۔ 4 مئی 1962،

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر رگڈکر،: اپیل کنندہ مہابیر گوپے کے ساتھ گیارہ دیگر افراد پر فرسٹ ایڈیشنل سیشن جج، بھاگلپور کے سامنے ایس ایس کے تحت جرائم کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا گیا۔ دفعہ 147 اور 303 کے ساتھ پڑھیں دفعہ۔ 34 انڈین پینل کوڈ۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 12 جون 1959 کو یا اس کے آس پاس، اپیل کنندہ اور دیگر ملزموں نے بھاگلپور اسپیشل سنٹرل جیل میں ایک غیر قانونی اسمبلی کی تشکیل کی اور مذکورہ اسمبلی کے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں، رام بلیش سنگھ، چیف ہیڈ وارڈ محمد الیاس اور رات کے چوکیدار پنچند پنجیرے پر حملہ کیا گیا۔ اس

طرح ایک جرم کی نشاندہی ہوتی ہے۔ 147 مذکورہ غیر قانونی اسمبلی کے اراکین نے اس کا ارتکاب کیا تھا۔

استغاثہ کا مقدمہ مزید یہ تھا کہ مذکورہ تاریخ کو یا اس کے آس پاس اور ایک ہی جگہ پر، مذکورہ اسمبلی کے مشترکہ مقصد کے مقدمے میں، اسمبلی کے اراکین نے مہلک ہتھیاروں سے ہنگامہ آرائی کا جرم کیا تھا جبکہ چیف ہیڈ وارڈر اور دورات کے چوکیداروں پر حملہ کیا گیا تھا، اور اس طرح اسمبلی کے تمام اراکین نے خود کو تعزیرات ہند کی دفعہ 148 کے تحت سزا کا ذمہ دار قرار دیا۔

غیر قانونی اسمبلی کے اراکین کے خلاف بنایا گیا تیسرا الزام یہ تھا کہ مذکورہ اسمبلی کے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھاتے ہوئے رام بلیش سنگھ پر اسمبلی کے کچھ اراکین نے جان بوجھ کر حملہ کیا تاکہ ان کی موت کا سبب بنیں اور اس نے تمام اراکین کو زیر ذمہ دار بنا دیا۔ 302 / 34 آئی۔ پی۔ سی۔

اپیل کنندہ کے خلاف، ایک اضافی الزام زیر بنیاد بنایا گیا تھا۔ ,303 اس الزام کے تحت، استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ چونکہ اپیل کنندہ نے قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ 302 / 34 جب وہ عمر قید کی سزا سے گزر رہا تھا، اس نے خود کو صرف سزائے موت کے تحت سزا دینے کا ذمہ دار قرار دیا۔ .303

فاضل ٹرائل جج اپیل کنندہ کو الزام عائد کیے گئے جرائم کا مجرم قرار دیا ہے اور دفعہ 303 کے تحت کام کرتے ہوئے اسے موت کی سزا سنائی ہے۔ اس اپیل کے مقصد کے لیے، غیر قانونی اسمبلی کے دیگر اراکین کے خلاف استغاثہ کے مقدمے کے حوالے سے معروف ٹرائل جج کی طرف سے کیے گئے نتائج کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔

اپیل کنندہ نے پٹنہ میں ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دے کر اس طرح اس کے خلاف منظور کیے گئے سزا اور سزا کے حکم کی درستگی کو چیلنج کیا۔ اس پر عائد سزائے موت کو بھی تصدیق کے لیے ہائی کورٹ بھیج دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے سزائے موت کی تصدیق کی ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ اپیل کو خارج کر دیا ہے۔ یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے؛ اور واحد نقطہ جس پر خصوصی چھٹی دی گئی ہے وہ تعزیرات ہند کی دفعات کے دائرہ کار اور اثر کے حوالے سے ہے۔ اس طرح ہمارے فیصلے کے لیے جو تنگ نقطہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ کا مقدمہ زیر دفعہ 302/34 کے تحت جس کو سزا سنائی گئی ہے اس کے تحت آتا ہے۔ موجودہ معاملہ زیر دفعہ 303 میں نیچے آتا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے مسٹر ایم ایس کے شاستری کا دعوی ہے کہ دفعہ 303 صرف اس معاملے پر لاگو ہوسکتی ہے جہاں ایک ملزم شخص جو پہلے ہی عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے وہ قتل کا ارتکاب کرتا ہے اور اسے اس کا مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ وہ اس حقیقت پر زور دیتا ہے۔ اس کا اطلاق صرف اس صورت میں کیا جا سکتا ہے جب بعد کے مقدمے میں قیدی کو ایک اور قتل کا مرتکب پایا جائے۔ اظہار "قتل کرتا ہے" میں استعمال ہوتا ہے۔ دفعہ 303 اس کا مطلب یہ ہے کہ قیدی نے خود ہی قتل کا ارتکاب کیا ہوگا اور اس طرح زیر دفعہ 302 تحت سزا پانے کا ذمہ دار بن جائے گا۔ بغیر کسی مدد کے ;34 اور چونکہ موجودہ معاملے میں، اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا گیا ہے اس لیے نہیں کہ یہ پایا گیا ہے کہ اس نے خود رام بلیش سنگھ کے قتل کا ارتکاب کیا تھا، بلکہ اسے تعمیری طور پر قتل کا مجرم پایا گیا ہے اور اسے دفعہ 302 / 34 کے تحت اس بنیاد پر مجرم قرار دیا گیا ہے کہ مذکورہ قتل تمام ملزموں کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ نیچے کی عدالتوں نے اپیل کنندہ انڈر کو مجرم قرار دیا ہے۔ دفعہ 302 / 34 اور یہ مذکورہ یقین کی روشنی میں ہے کہ مسٹر شاستری کی طرف سے اٹھائے گئے نکتے پر غور کیا جانا چاہیے۔

دفعہ 303 کے مقصد کے لیے یہ کب کہا جا سکتا ہے کہ کسی شخص نے قتل کیا ہے؟ کیا یہ ضروری ہے کہ کسی شخص کے خلاف دفعہ 303 دائر کرنے سے پہلے خود کو قتل کا مرتکب ثابت کیا جائے، یا یہ کافی ہوگا اگر یہ دکھایا جائے کہ وہ شخص دفعہ 302 / 34 کے تحت تعمیری طور پر قتل کا مجرم ہے؟ اپیل کنندہ کی دلیل اس حقیقت سے حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ دونوں دفعات 299 اور 300 ایک مخصوص ایکٹ کا حوالہ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دفعہ 299 میں کہا گیا ہے کہ جو بھی شخص اس میں بیان کردہ ارادے یا علم کے ساتھ کوئی کام کر کے موت کا سبب بنتا ہے، وہ مجرمانہ قتل کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ مطلوبہ ارادے یا علم کے ساتھ کیا گیا عمل ہے جو مجرمانہ قتل کا جرم ہے۔ اسی طرح، دفعہ 300 میں کہا گیا ہے کہ اگر وہ عمل جس کے ذریعے موت واقع ہوئی ہے، موت کا سبب بننے کے ارادے سے یا اس ارادے یا علم کے ساتھ کیا گیا ہے جیسا کہ دفعہ 300 کی تین شقوں میں بیان کیا گیا ہے، تو مجرمانہ قتل قتل ہے۔ یہ ایک بار پھر ظاہر کرتا ہے کہ یہ مخصوص عمل ہے جو قتل کے مترادف ہے، اور اس لیے، جب تک کہ وہ عمل جو قتل کے مترادف ہے خود کسی شخص نے نہیں کیا ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے قتل کے دفعہ 303 تحت ارتکاب کیا ہے۔، بنیادی طور پر، اپیل کنندہ کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کی گئی دلیل ہے۔

اس دلیل کی صداقت کو سراہتے ہوئے، دفعہ 34 کی دفعات کے اثر کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ دفعہ 34 میں کہا گیا ہے کہ جب کوئی مجرمانہ فعل کئی افراد کے ذریعے سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے، تو ایسے افراد میں سے ہر ایک اس عمل کے لیے اسی طرح ذمہ دار ہوتا ہے جیسے کہ یہ اس نے اکیلے کیا ہو۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ دفعہ 34 میں بیان کردہ اصول کے اطلاق کے نتیجے میں، جب اپیل کنندہ کو دفعہ 302 / 34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا، قانون میں اس کا اصل مطلب یہ تھا کہ اپیل کنندہ اس عمل کا ذمہ دار تھا جس کی وجہ سے رام بلیش سنگھ کی موت ہوئی تھی۔ یہ تعمیری ذمہ داری کا اثر ہے جو طے شدہ اصولوں کے اطلاق سے ہوتا ہے۔ .34 دفعہ 34 عام فہم کے اصول کو ظاہر کرتا ہے کہ اگر دو یا دو سے زیادہ افراد جان بوجھ کر مشترکہ طور پر کسی جرم کا ارتکاب کرتے ہیں، تو یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے ان میں سے ہر ایک نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ مشترکہ ارادہ جو سیکشن 34 کے ذریعہ مقرر کردہ اصول کی بنیاد ہے اس کا مطلب ایکشن ان کنسرٹ ہے اور یہ کہ اس کے نتیجے میں، پہلے سے طے شدہ منصوبے کے وجود کو پیش کرتا ہے۔ لہذا، اگر دو یا دو سے زیادہ افراد پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق مل کر کام کرتے ہوئے کسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں، تو دفعہ 34 اس میں قدم رکھتی ہے اور یہ فراہم کرتی ہے کہ ایک کے ذریعے کیے گئے عمل کے لیے دوسرا بھی اسی طرح ذمہ دار ہے جیسے کہ یہ اکیلے اس کے ذریعے کیا گیا ہو۔ یہ بائز کے ذریعہ مقرر کردہ اصول کا اثر ہے۔ دفعہ ,34 اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے کہ جہاں کسی شخص کو دفعہ 302 / 34 کے تحت سزا سنائی گئی ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے قتل کا جرم کیا ہے۔ وہ عمل جس کی وجہ سے متاثرہ شخص کی موت ہوئی ہو وہ کسی دوسرے شخص نے کیا ہو سکتا ہے، لیکن چونکہ مذکورہ عمل دوسرے شخص نے اس شخص اور اپیل کنندہ کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا تھا، قانون میں، اس عمل کو صرف اپیل کنندہ کے ذریعے ہی سمجھا جانا چاہیے۔ لہذا، جہاں کسی شخص کو دفعہ 302 / 34 کے تحت مجرم قرار دیا جاتا ہے۔، یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ اس نے اتنا ہی قتل کیا ہے جتنا اس شخص نے جس کے عمل سے متاثرہ شخص کو مارا گیا تھا۔

صورتحال اس سے مختلف نہیں ہوگی یہاں تک کہ اگر اپیل کنندہ کو دفعہ 302 / 149 دفعہ 149 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہو کہ اگر اس اسمبلی کے مشترکہ مقصد کے مقدمے میں کسی غیر قانونی اسمبلی کے کسی رکن کے ذریعہ کوئی جرم کیا گیا ہے، یا جیسے کہ اس اسمبلی کے ممبران کو معلوم تھا کہ اس مقصد کے مقدمے میں ملوث ہونے کا امکان ہے، تو ہر وہ شخص جو اس جرم کے ارتکاب

کے وقت، اسی اسمبلی کا رکن ہے، اس جرم کا مجرم ہے۔ یہ سچ ہے کہ تعمیری ذمہ داری کی بنیاد دفعہ 149 کے ذریعہ عائد کی گئی ہے۔ محض غیر قانونی اسمبلی کی رکنیت ہے، جبکہ تعمیری ذمہ داری کی بنیاد پر غور کیا جاتا ہے۔ دفعہ 34 جرم کے ارتکاب کے مشترکہ ارادے کے ساتھ ایک ہی کارروائی میں شرکت کرنا ہے۔ تاہم، اس سے قانونی حیثیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ اگر اس اسمبلی کے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں کسی غیر قانونی اسمبلی کے ایک رکن کے ذریعہ قتل کیا جاتا ہے، تو غیر قانونی اسمبلی کے تمام ممبران جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت اس طرح کی اسمبلی کے ممبر تھے وہ قتل کے جرم کے مجرم ہوں گے۔ ایسے معاملے میں، ایک بار پھر، جہاں کسی شخص کو سزا سنائی جاتی ہے۔ دفعہ 302 / 149, حقیقی قانونی حیثیت یہ ہے کہ قانونی طور پر اسے اتنا ہی قتل کا مرتکب سمجھا جانا چاہیے جتنا کہ اصل قاتل نے کیا ہے۔ لہذا، ہماری رائے میں، دفعہ 303 صرف ان معاملات تک محدود نہیں رکھا جا سکتا جہاں عمر قید کی سزا پانے والا شخص درحقیقت اور درحقیقت خود کسی ایسے عمل کا ارتکاب کرتا ہے جس کے نتیجے میں متاثرہ شخص کی موت ہو۔ مذکورہ دفعہ ان صورتوں میں بھی لاگو ہوگی جہاں عمر قید کی سزا پانے والے شخص کو دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت یا دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے ساتھ دفعہ 149 تحت سزا سنائی جاتی ہے۔ یہ ہمارا نظریہ ہونے کے ناطے، ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ درج ذیل عدالتیں اپیل کنندہ کو دفعہ 303 کے تحت سزائے موت دینے میں درست تھیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document